خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 53 | منگل 14 شوال 1416ھ' 5 امان 1375ہش' 5 مارچ 1996ء

اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو

اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل یہی ہے کہ ہر شخص اپنے قویٰ کے موافق کام کرتا ہے بعض لوگ دنیا داری میں بڑے کامل ہوتے ہیں۔ بعض سادہ ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ دیکھا کہ لوگ کھجور کو پیوند کر رہے ہیں۔ یہ پیوند نر کا مادہ کو ہوتا ہے۔ آپؐ نے ان کو منع کیا۔ انہوں نے نہ لگایا۔ اس سال کھجوریں نہ لگیں تو آپؐ نے فرمایا تم اپنے دینوی معاملات کو بہت جانتے ہو۔

انبیاء علیہم السلام باوجود اس کے کہ بڑے قوی الحوصلہ اور صاحب ہمت لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں قلبہ رانی کے لئے کہا جاوے تو انہیں کب توفیق ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ وہ اس غرض کے لئے بنائے ہی نہیں جاتے۔ جس مقصد اور غرض کے لئے وہ آتے ہیں اور اس راہ میں جو تکالیف اور مصائب انہیں اٹھانے پڑتے ہیں کوئی دوسرا شخص دنیا کا خواہ وہ کیسا ہی بہادر اور تنومند کیوں نہ ہو وہ ان مشکلات کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو کچھ ایسا دل اور حوصلہ عطا کرتا ہے کہ وہ بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ ان کو برداشت کرتے ہیں۔

خود انسان کو دیکھو کہ باوجودیکہ بڑا عقلمند اور عجیب عجیب ایجادیں کرتا ہے مگر بئے کا سا گھونسلا نہیں بنا سکتا۔ اس لئے کہ اس قسم کے قویٰ اسے نہیں ملے۔ شہد کی مکھی شہد بناتی ہے۔ انسان کا کیا مقدور ہے کہ اس قسم کا شہد بنا سکے۔ وہی بوٹیاں موجود ہیں۔ مگر انسان عاجز ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 580)

ذاتی کام سے زیادہ احتیاط دینی کام کرنے میں کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جس شخص کے سپرد کوئی دینی کام کیا جاتا ہے اس کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اور ذاتی کام سے زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے اس لئے اس کا فرض ہے کہ وہ ذاتی کام سے زیادہ احتیاط دینی کام کرنے میں صرف کرے۔ ہر وقت لگے رہنے سے کوئی کام نہیں ہو جاتا جب تک کام کرنے کے طریق سے کام نہ کیا جائے۔ اگر اندھا دھند لگے رہنے سے کام ہو سکتا ہو تو چپڑاسی مقرر کر دینے کافی ہوں۔ لیکن جب تعلیم یافتہ اور سمجھ دار انسان کسی کام پر لگایا جاتا ہے تو اس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ کام کو سمجھے گا۔ اور اخلاص سے کام کرے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے کام کو سمجھتا

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ بدر النساء خانم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم خان صاحب (وفات یافتہ) دار الصدر غربی مورخہ 22- فروری 1996ء بعمر 76 سال وفات پا گئیں۔

آپ کا جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 23- فروری کو بیت الاقصیٰ میں پڑھایا۔ اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے دعا کروائی۔

آپ حضرت میاں محمد خان صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بہو اور حضرت مولوی انوار حسین خان صاحب رئیس شاہ آباد یوپی انڈیا رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پوتی تھیں۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم اللہ بخش صاحب S.P/1 وساویوالہ ضلع اوکاڑہ چند روز علیل رہنے کے بعد مورخہ 17- فروری 96ء کو بعمر 82 سال وفات پا گئے۔ آپ کی خواہش کے مطابق جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بیت مبارک میں 96-2-18 کو بعد مغرب جنازہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ جماعت احمدیہ وساویوالہ کے سالہا سال سیکرٹری مال رہے اور بوقت وفات صدر جماعت تھے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔

ولادت

○ مکرم لیاقت احمد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے 6 فروری 96ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "دانیال محمود" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق (وفات یافتہ) معلم وقف جدید کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے سچی خوشی نہیں دے سکتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

5 - امان 1375 ھش — 5 - مارچ 1996ء

ذمہ داری کا احساس

کسی شخص کے لئے بھی یہ بات نہایت اہم ہے کہ اگر وہ اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھانا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اسے اپنی ذمہ داریوں کی تفصیل معلوم ہونی چاہئے اور پھر ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے جو کچھ کرنا لازم ہو اس سے بھی وہ کماحقّہ' واقفیت رکھتا ہو۔ جب تک ذمہ داری کا پوری طرح علم نہ ہو اور اس کے کم یا زیادہ ہونے کا احساس نہ ہو اس وقت تک انسان اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے پوری کوشش کرنے کی طرف مائل نہیں ہو سکتا اور اگر اسے اپنی ذمہ داری کا احساس ہو لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ اس ذمہ داری کو کس طرح ادا کر سکتا ہے تب بھی اس کی مساعی کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

ہماری جماعت کے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس سے پوری طرح آگاہی حاصل کرنے کے لئے ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ہمارا کام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے، ہندوستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے' امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے' فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے' جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے' روس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے' کابل کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے' ایران کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے' چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ غرض ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ ہے"۔

اب ہم میں سے ہر شخص اس ذمہ داری پر غور کرے تو اسے یہ احساس ہو گا کہ جب تک وہ اپنی تمام قوتیں صرف نہ کر دے اور اپنا سارا وقت اس کام میں نہ لگا دے یہ کام نہیں کیا جا سکتا۔ ہم میں سے ہر شخص کو اپنا سارا وقت اور ساری اہلیت اس کام میں صرف کرنے کی ضرورت ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اس ذمہ داری کا سوچ کر ہی انسان دہل جاتا ہے۔ ساری دنیا کی ذمہ داری اور پھر ایک چھوٹی سی غریب سی جماعت۔ لیکن بہرحال ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ یہ کام لگایا ہے تو وہ خود ہماری مدد کرے گا اور ہمیں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سعادت بخشے گا۔

اس ذمہ واری کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ان تمام ملکوں کے کام یا یوں کہئے کہ ساری دنیا کے کام تو دنیا سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہمارے ذمہ جو ان کا کام لگایا گیا ہے وہ صرف دنیاداری کا کام نہیں ہے بلکہ دین کا بھی کام ہے۔ ان کے اخلاق کی طرف توجہ کرنی ہے۔ ان کے معاشرے کی طرف توجہ کرنی ہے۔ ان کو بہتر انسان بنانا ہے اور ساری دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کی کوشش کرنی ہے۔ پس وہ کام جو یہ ممالک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں ان سے بھی بڑھ کر ہمیں کام کرنا ہے۔ ان کی دنیاوی ذمہ داریاں بھی پوری کرنی ہیں اور ان کی اخلاقی ذمہ داریاں بھی۔ اور یہ کوئی ایک دن کا کام نہیں ہے تسلسل کے ساتھ ہمیشہ جاری رہنے والا کام ہے۔ کیونکہ اگر اس کام کو جاری نہ رکھا جائے تو دنیا پھر اسی کیفیت میں جا پڑتی ہے جس سے اسے نکالا گیا تھا۔

پس آیئے حضرت امام جماعت الثانی کے اس ارشاد کے مطابق ہم اپنی ذمہ داری کو سمجھنے کی کوشش کریں اور حتی الامکان اسے ہر وقت پورا کرتے رہیں۔

O

تُو پاک ہے پروردگار
خاشاک ہوں مَیں خاکسار

تُو ارفع و عالی جناب
مَیں جیسے پانی پر حباب

تُو مقتدر قادر قدیر
مَیں ہوں ترے در کی فقیر

تُو قائم و زندہ خدا
تقدیر ہے اپنی فنا

معبود ہے تُو لاشریک
ڈال دے بخشش کی بھیک

ہے خاک پر اپنی جبیں
تُجھ کو تو کچھ مشکل نہیں

رحمت سے اپنی کام لے
آج جو مانگوں ملے

میں آئی ہوں در پہ ترے
اور تُجھ سے مانگوں گی تجُھے

امتہ الباری ناصر

نام کا کیا ہے نام کچھ بھی سہی
کام کا کیا ہے کام کچھ بھی سہی
بِک رہا ہوں مَیں کوڑیوں کے مول
مجھ کو لے جاؤ' دام کچھ بھی سہی

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

نصیحت ہی کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں:-

غریب بھائی کی معمولی دعوت رد نہ کرو۔ اور یہ ساری نصیحت در حقیقت بالآخر ان لوگوں کے حقوق کی طرف توجہ دلا رہی ہے جو سوسائٹی کا سب سے کمزور حصہ ہیں چنانچہ فرمایا کہ یہ بھی اس کا حق ہے۔ اس پر فرض ہے کہ وہ اس کی دعوت کو قبول کرے اب امیر آدمی کی دعوت کو قبول کرنا کونسی نیکی ہے۔ اچھے کھانوں کی طرف بلایا جائے تو ان کھانوں کی طرف لبیک کہنا بھلا کونسی نیکی ہے۔ آنخضرت ﷺ جو فرما رہے ہیں وہ اور بات ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا غریب بھائی تمہیں اپنے گھر دعوت پر بلاتا ہے تو اس کی غربت کی وجہ سے اس کا انکار نہ کر دینا۔ خواہ اس کے گھر کچھ بھی ملنے کی توقع نہ ہو۔

پس آنخضرت ﷺ نے ایک اور موقعہ پر جیسا کہ میں اپنے پچھلے خطبہ میں بیان کر چکا ہوں فرمایا کہ اگر ایک پائے کی دعوت بھی' یعنی اگر ایک بکری کے پاؤں کی دعوت بھی ہو اس کو حقیر نہ سمجھو۔ یعنی سارا دلداری کا مضمون ہے۔ بے سہارا لوگوں کے سہارا بننے کا مضمون ہے۔ پس ایسی دعوت جو اپنے روزمرہ کے کھانے کے معیار سے بہت گری ہوئی ہوتی ہے اس کو دعوت کی خاطر یعنی کھانے کی خاطر قبول نہیں کیا جاتا بلکہ دلداری کی خاطر قبول کیا جاتا ہے۔ پس آپ ﷺ نے جہاں فرمایا کہ دعوت قبول کرو۔ مراد یہ ہے کہ تکبر کی راہ سے کسی غریب سے غریب آدمی کی دعوت کو رد نہیں کرنا۔ ہاں اگر ایسی مجبوری ہے کہ بڑے آدمیوں کی دعوت بھی تم رد کرتے ہو ان مجبوریوں میں تو پھر یہ کوئی گناہ نہیں۔ یہ ایک جائز ضرورت ہے۔ لیکن محض اس لئے کہ کوئی شخص غریب ہے اس کی دعوت کو رد کرنا یہ حق تلفی کے مترادف ہے۔

چھینک کے وقت دعا کی عظیم الشان حکمت

پھر فرمایا کہ اگر وہ چھینک مارے اور (سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں) کہے اور دیکھیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ دین حق نے اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بیان کی ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہی زندگی ہے۔ اول تو یہ کہ چھینک کا کیوں خیال آیا۔ سوچنے والے سوچتے ہوں گے کہ اور روزمرہ کی باتیں ہوتی ہیں اباسیاں بھی تو انسان لیتا ہے۔ انگڑائیاں بھی تو لیتا ہے۔ اس موقعہ پر کوئی دعا نہیں سکھائی گئی۔ چھینک کے موقعہ پر کیوں دعا سکھائی گئی۔ آج جبکہ سائنس ترقی کر چکی ہے۔ جبکہ علمِ طب میں غیر معمولی تحقیق کے ذریعے انسانی زندگی کے بڑے بڑے راز دریافت کر لئے گئے ہیں۔ تو یہ بات سامنے آئی ہے کہ چھینک عموماً اس وقت آتی ہے جب کہ کوئی ایسا ذرہ دماغ کی طرف حرکت کر رہا ہے' ناک کی نالیوں میں سے 'کہ اگر وہ دماغ تک پہنچے تو اسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پس غیر معمولی طاقت کے ساتھ وہ چھینک آتی ہے۔ اور ایک سائنسی رسالے میں میں نے پڑھا اور میں حیران رہ گیا کہ چھینک کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ سینکڑوں میل فی گھنٹہ کی رفتار سے وہ چھینک آتی ہے۔ تاکہ وہ ذرہ جو دماغ کی طرف جا رہا ہے۔ اس سے نقصان کا خطرہ ہے۔ آناً فاناً اس غیر معمولی دھکے سے وہ باہر نکل جائے۔ پس آپ نے دیکھا ہوگا جو کچھ مرضی کریں چھینک رکتی نہیں۔ کئی لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ناک کو دباتے ہیں۔ ادھر سے ادھر سے ہاتھ رکھتے ہیں رومال رکھ لیتے ہیں جو مرضی کریں۔ آئی ہوئی چھینک نہیں رکتی۔ کیونکہ اس کی طاقت کھڑی ہے۔ پیچھے دباؤ غیر معمولی ہے۔ اس راز کو خدا تعالیٰ نے آنخضرت ﷺ کو سمجھا دیا۔ کہ غیر معمولی موقعہ ہے اور دعا کا وقت ہے کیونکہ ایک بہت بڑا خطرہ ایک شخص کو پیدا ہوا تھا۔ جو ٹال دیا گیا ہے۔ تو فرمایا کہ جب تمہیں چھینک آئے تو کہا کرو (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس نے مجھے اس سے نجات بخشی اور جب کوئی سنے تو یہ کہے کہ اللہ تجھ پر آئندہ بھی رحم فرماتا رہے۔ جس طرح اس دفعہ تجھ پر خدا نے رحم فرمایا ہے۔ اس طرح آئندہ بھی خدا رحم فرماتا رہے۔ تو بظاہر ایک چھوٹی سی بات تھی لیکن اس کی کنہ تک جائیں۔ اس کی تہہ تک اتر کر دیکھیں تو کتنا بڑا اس میں حکمت کا خزانہ ہے۔ ہزار ہا ایسے مواقع ہوتے ہیں جب انسان کو خدا تعالیٰ خطرات سے بچا لیتا ہے۔ لیکن انسان کو علم بھی نہیں ہوتا۔ اگر کم سے کم ان موقعوں پر جب انسان یقینی طور پر یہ جانتا ہے کہ مجھے خدا نے ایک بڑے خطرے سے بچا لیا ہے' ضروری ہے کہ انسان کا دل حمد کی طرف مائل ہو۔ اور بھائیوں کا جو دیکھ رہے ہوں یہ فرض ہے کہ اس میں اس کی مدد کریں۔ اور کہیں آئندہ بھی اللہ تجھ پر رحم فرماتا رہے۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ تجھے اس قسم کے خطرات سے بچاتا رہے۔

تو آج کے لئے میں نے یہ ایک حدیث آپ کو سمجھانے کے لئے چنی تھی نمونتہً خیر کی طرف بلانے کا مطلب یہ بھی ہے کہ جو بات آپ اچھی سنیں وہ دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ اور آنخضرت ﷺ کی محبت بھری پیار بھری حکمت سے پُر نصیحتوں کو اپنے معاشرہ میں عام کریں۔ اپنے بچوں کو سکھائیں۔ اپنے بڑوں کو بتائیں اور اپنے غیروں کو بھی سمجھائیں۔ اللہ کرے کہ ہم کو اس کی توفیق ملے اور آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس بات کو آپ شیوہ بنا لیں گے جیسے کہ میں نے آپ کو سمجھایا ہے۔ اپنی ذات سے نصیحت کا سفر شروع کریں گے اپنے گھر اپنے ماحول میں نصیحت کرنے کی عادت ڈالیں گے۔ پیار اور محبت اور دعاؤں کے ساتھ نصیحت کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ آپ کی وہ ذمہ داریاں آسان فرمادے گا جو غیروں کی تربیت کی ذمہ داریاں آپ پر ڈالی گئی ہیں۔ اور جو دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اس قدر تیزی سے بڑھ رہی ہیں بعض جگہ کہ انسان فکروں میں ڈوب جاتا ہے۔ کہ کیسے ہم ان ذمہ داریوں کا حق ادا کریں گے۔ مگر آنحضور ﷺ کا طریق نصیحت یہ تھا کہ چھوٹی چھوٹی پیاری پیاری باتوں سے عظیم پاک تبدیلیاں پیدا فرما دیتے تھے۔ اور آج بھی فرما رہے ہیں۔ آج بھی یہی باتیں ہیں جو آپ کے اور میرے دل پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ انہی باتوں کو اپنائیں اور اسی طرح کی نصیحت کے طریق اختیار کرتے ہوئے اپنی سوسائٹی کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی توفیقات کو بڑھائے۔ اور آپ کی باتوں میں اثر پیدا کرے۔ خدا کرے کہ آنحضور ﷺ کی نصیحتوں کی طرح ہماری نصیحتیں بھی ہمارے دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی ہوں۔ اور ہمارے کردار کی گہرائیوں سے اٹھنے والی ہوں تاکہ وہ دنیا کے دلوں اور کردار پر یکساں غالب آجائیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ایک اچھی بات

انسان کی نیت سے اس کے اعمال کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر کاز

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے سوانح مرتبہ مولانا عبدالباسط صاحب شاہد کا ایک اقتباس۔

پاکستان کے لئے کشمیر کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر جس غیر معمولی کوشش و قربانی کی ضرورت تھی اس کی طرف نہایت موثر الفاظ میں توجہ دلاتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"ہم تمام مسلمانوں کی توجہ اس طرح پھراتے ہیں کہ اس وقت بخل سے کام نہ لیں کیونکہ کشمیر کا مستقبل پاکستان کے مستقبل سے وابستہ ہے۔ آج اچھا کھانے اور اچھا پہننے کا سوال نہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں کو خود فاقے رہ کر اور ننگے رہ کر بھی پاکستان کی مضبوطی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اور جیسا کہ ہم اوپر بتا چکے ہیں۔ پاکستان کی مضبوطی کشمیر کی آزادی کے ساتھ وابستہ ہے۔

(الفضل 12- نومبر 1947ء)

ملک کے مختلف مقامات پر حضرت صاحب نے مسئلہ کشمیر کی اہمیت اور کشمیر کی آزادی کا پاکستان کی ترقی و استحکام کے ساتھ تعلق پر لیکچر دئے۔ اس سلسلے میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی یو۔ این۔ او۔ میں پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت میں مجاہدانہ کوششیں تاریخ پاکستان کا سنہری باب ہیں۔ تاہم حضرت (امام جماعت الثانی) کی فراست اور پیش بینی نے بعد میں آنے والی صورت کو بھی خوب سمجھ لیا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"سیکورٹی کونسل اپنے دوسرے فیصلوں کی طرح کشمیر کا فیصلہ حقائق اور واقعات کی روشنی میں تقاضائے انصاف کے مطابق نہیں کرے گی۔ بلکہ اس کا فیصلہ بین الاقوامی سیاست کے پیش نظر ہوگا۔"

(راہنما راولپنڈی 15- اپریل 1948ء)

بین الاقوامی حالات اور بڑی طاقتوں کے حوالے سے مسئلہ کشمیر کی عظمت و اہمیت اور مسلمانان عالم کی ذمہ داریوں کے متعلق حضرت صاحب نے بروقت متنبہ کرتے ہوئے فرمایا۔

امریکہ اور روس جو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ اس مسئلہ میں ایک بستر کے دو ساتھی نظر آتے ہیں اور ایک عجیب بات یہ ہے کہ کشمیر کے معاملے میں بھی یہ دونوں متحد تھے۔ دونوں ہی انڈین یونین کی تائید میں تھے۔ اور اب دونوں ہی فلسطین کے مسئلے میں یہودیوں کی تائید میں ہیں۔ آخر یہ اتحاد کیوں ہے۔ یہ دونوں دشمن مسلمانوں کے خلاف اکٹھے کیوں ہو جاتے ہیں۔

اس کے کئی جواب ہو سکتے ہیں۔ مگر شائد ایک جواب جو ہمارے لئے خوشکن بھی ہے زیادہ صحیح ہو یعنی دونوں ہی اسلام کی ترقی میں اپنے ارادوں کی پامالی دیکھتے ہیں جس طرح شیر کی آمد کی بو پا کر کتے اکٹھے ہو جاتے ہیں شائد اسی طرح یہ اکٹھے ہو جاتے ہیں شائد یہ دونوں ہی اپنی دوربین نگاہوں سے اسلام کی ترقی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ شائد اسلام کا شیر جو ابھی ہمیں بھی سوتا نظر آتا ہے بیداری کی طرف مائل ہے۔ شائد اس کے جسم پر ایک خفیف سی کپکپی وارد ہو رہی ہے۔ جو ابھی دوستوں کو تو نظر نہیں آتی مگر دشمن اس کو دیکھ چکا ہے۔ اگر یہ ہے تو حال کا خطرہ مستقبل کی ترقی پر دلالت کر رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی مسلمانوں کی عظیم الشان ذمہ داریاں بھی ان کے سامنے پیش کر رہا ہے۔

(الفضل 21- مئی 1948ء)

4- جنوری 1951ء سے لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس ہو رہی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

پشاور یونیورسٹی کے کیمپس میں بیٹھے تھے۔ چائے نوشی ہو رہی تھی۔ اور باتیں بھی۔ ان دنوں غالباً ملک عمر حیات (یا کچھ ایسا ہی نام تھا۔) وہاں کے پرنسپل تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث ان سے گفتگو فرما رہے تھے۔ گفتگو کا موضوع تھا۔ خدا شناسی اور خدا کے وجود پر ایمان لانا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کل تو اس بات کا سمجھنا بالکل آسان ہو گیا ہے کہ خدا کے متعلق کسی ایسے ہی شخص سے پوچھا جائے جو خدا شناسی کا دعویٰ کرتا ہو۔ جسے خدا کے وجود پر ایمان ہو۔ وجہ یہ ہے کہ آج کل Specialization اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ اگر آپ کو دانت کی تکلیف ہے تو دانت کے ڈاکٹر کے پاس جائیے۔ آنکھ کی تکلیف ہے تو آنکھ کے ڈاکٹر کے پاس جائیے۔ کوئی جلدی بیماری ہے تو جلد کے ڈاکٹر کے پاس جائیے۔ خدانخواستہ دل تکلیف دے رہا ہے تو دل کے ڈاکٹر کے پاس جائیے۔ غرضیکہ ایک ہی انسان کے مختلف حصوں۔ مختلف اعضاء۔ کے مختلف ڈاکٹر ہیں آپ یہ سمجھتے ہوئے کہ آنکھوں کا ڈاکٹر بھی تو ڈاکٹر ہی ہے۔ اگر دانت کے درد کا اس کے پاس ذکر کریں گے تو وہ آپ کی بات یا سنے گا نہیں یا سن کر آپ کی کسی دانت کے ڈاکٹر کی طرف رہنمائی کر دے گا۔

آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے کہ جو لوگ خدا کو مانتے بھی نہیں اور جنہیں خدا شناسی بھی حاصل نہیں ہے۔ ان سے لوگ خدا کے متعلق پوچھیں۔ وہ کس طرح بتا سکتے ہیں کہ خدا واقعی موجود ہے اور خدا شناسی کیا ہے۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ خدا کے وجود کے متعلق پوچھنا ہو تو ان لوگوں سے پوچھئے جو خدا کو مانتے ہیں۔ اگر آپ دوسروں سے پوچھیں گے تو وہ اور اور باتیں تو آپ کو بتا دیں گے لیکن خدا کے متعلق کچھ نہیں بتا سکیں گے۔

یہ گفتگو بڑی دلچسپ تھی۔ اور بڑی ایمان افروز اور ہم سمجھتے ہیں کہ زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرنے والی۔ جس بات کی ہمیں ضرورت ہے اس کے لئے اسی کے پاس جائیں جو اس کے متعلق کچھ جانتا ہے۔

بچپن میں زیادہ لکھے پڑھے لوگوں کا سن کر دل میں یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ یہ تو بہت ہی عقل مند ہوں گے تقریباً ساری باتیں جانتے ہوں گے لیکن آہستہ آہستہ پتہ چلا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ علم انسان کا ذہن کھولتا تو ہے۔ اسے سمجھنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ لیکن کتنے علم حاصل کرنے والے اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آپ نے کسی شخص کے متعلق سنا کہ وہ پی۔ ایچ۔ ڈی ہے۔ تو آپ اس سے مرعوب ہو گئے۔ آپ نے سمجھا کہ اسے تو سب کچھ پتہ ہو گا۔ بہت سی باتیں جانتا ہے۔ اور جب اس سے گفتگو کی تو پتہ چلا کہ مرثیہ کے متعلق آپ اسے جو مرضی پوچھ لیں اس کے علاوہ کچھ خبر نہیں۔ مالی معاملات کیا ہیں۔ حسن سلوک کس کا نام ہے۔ گھر میں کس طرح رہنا ہے۔ دوستوں سے کس طرح تعلقات رکھنے ہیں۔ لین دین کس طرح کرنا ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو ضروری نہیں کہ اس کو معلوم ہوں وہ ان میں سے ہر بات میں غلطی کر سکتا ہے اور غلط روی سے کام لے سکتا ہے۔ اسی طرح آپ نے دیکھا کہ کوئی شخص بہت بڑا عہدہ دار ہے۔ کہہ لیجئے کہ جج ہے بلکہ چیف جسٹس ہے۔ چاہے کسی ملک ہی کا کیوں نہ ہو۔ اسے صرف قانون کا پتہ ہے۔ بے شک اس کا ذہن کھلا ہوا ہے اور وہ بہت سی باتیں سوچ سکتا ہے۔ اور ان کے نتائج اخذ کر سکتا ہے لیکن وہ کرتا ہے یا نہیں یہ بالکل الگ بات ہے۔ قانون تو اسے آتا ہے بہت بڑا قانون دان ہے۔ قانون کے متعلق اس کے فیصلے سراہے جاتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ گھر میں وہ اپنی بیوی سے لڑتا ہو۔ اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہ کرتا ہو۔ اپنے دوستوں کے ساتھ اس کا سلوک اچھا نہ ہو۔ یہ سب کچھ ممکن ہے۔ اسی طرح کسی اور عہدہ دار کو لے لیجئے۔ کوئی بیورو کریٹ ہے۔ بیورو کریسی میں بہت سے لوگ بہت بڑے اونچے عہدوں پر متعین ہوتے ہیں لیکن اونچے عہدے پر متعین ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کی زندگی بھی اچھی گزر رہی ہو۔ نہ جانے کس کے ساتھ ان کے جھگڑے ہیں اور نہ جانے کب سے وہ جھگڑے چل رہے ہیں اور وہ نبٹا ہی نہیں سکتے۔ کس کے ساتھ دوستی تھی اور اب ٹوٹ گئی ہے اور ٹوٹی کس وجہ سے ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ انہوں نے ہمیں اس رخ پر ڈال دیا کہ یہ سپیشلائزیشن ہے۔ جج ہے تو سپیشلائزیشن ہے۔ باقی باتوں کے متعلق انہیں کچھ علم نہیں۔ یا ہو سکتا ہے کہ کچھ علم ہو بھی لیکن ضروری نہیں کہ ہو۔ جیساکہ ڈاکٹروں کے متعلق ہم نے کہا ہے کہ دانت کا ڈاکٹر اور ہے۔ آنکھ کا ڈاکٹر اور ہے۔ جلد کا ڈاکٹر اور ہے۔ دل کا ڈاکٹر اور ہے اور یہ اپنے اپنے علم ہی کے متعلق جانتے ہیں۔ کسی دوسری بات کا ذکر کیجئے تو یہ آپ کی رہنمائی تو کر سکتے ہیں کہ آپ کس کے پاس جائیں۔ لیکن از خود بتا نہیں سکتے۔

یہ زمانہ سپیشلائزیشن کا زمانہ ہے۔ دین میں بھی اور دنیا میں بھی۔ اور اس بات کو ہمیں ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ جیساکہ ہم نے حضرت امام جماعت الثالث کے متعلق گزارش کی ہے آپ نے نہایت مناسب طریق پر پشاور یونیورسٹی کے پرنسپل صاحب اور ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے اساتذہ کو یہ بات سمجھا دی کہ اگر خدا تعالیٰ کے

باقی صفحہ 6 پر

سید احسن احمد آف بھگہ

قوتِ استدلال کا غلط استعمال

انسان کا اپنی سوچ اور خیالات کے حق میں یا اس کے علاوہ کسی اور بات کے حق یا خلاف بات کرنے کو استدلال کہا جاتا ہے اس استدلال کی صلاحیت کو جو انسان کو جانوروں سے ممتاز کرتی ہے اس طرح استعمال کرنا کہ اس میں انا، ضد کی جھلک ہو بحث و تکرار کہلاتی ہے۔

اگر آپ کو کسی کے ساتھ بات کرنے کا موقع ملے تو دوران گفتگو آپ کے خیالات اور آپ کے دوست کے خیالات میں تضاد ہو تو لوگ اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ جو بات وہ کر رہے ہیں وہ درست ہے اور جو بات دوسرا کر رہا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ یا بعض دفعہ ایک شخص اپنی بات دوسروں پر ٹھونسنا چاہتا ہے جس سے بحث و تکرار کا ایک سلسلہ چل پڑتا ہے جو بعض اوقات لڑائیوں اور نفرتوں پر منتج ہوتا ہے۔

اب بات کرتے ہیں کہ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ کسی شخص کی بحث و تکرار یا کج بحثی کی عادت دراصل اس کی کمزور ناپختہ شخصیت کی علامت ہے۔ جب کوئی صاحب اس قسم کی کج بحثی میں ملوث ہوتے ہیں وہ دراصل اپنی کم علمی اور کم فہمی پر شعوری یا لاشعوری طور پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض دفعہ کوئی صاحب غلطی سے کوئی تجویز پیش کرتے ہیں اگر ان کی تجویز کا توڑ یا اس سے بہتر تجویز پیش کی جائے تو وہ اس کو صحیح نہیں سمجھیں گے بلکہ ادھر ادھر کی باتیں کر کے اپنی تجویز کو درست ثابت کروانے کی کوشش کرتے ہیں بعض دفعہ وہ بات کو جانتے بوجھتے ہوئے اپنی انا کی خاطر بحث کرتے ہیں۔ یعنی وہ اپنے تئیں کسی کی اچھی بات کا خیر مقدم تو نہیں کرتے بلکہ الٹا بحث مباحثہ کرتے ہیں۔

اگر انسان ہونے کے ناطے اگر کوئی غلطی ہو گئی ہے تو یہ اعلیٰ ظرفی نہیں ہے کہ انسان اپنی بات پر اڑا رہے اور الٹا اس کے حق میں بحث و تکرار کرے۔ دراصل یہ انسان کی ناپختہ اور کمزور شخصیت کی عکاسی ہے۔ اعلیٰ ظرفی کی علامت یہ ہے کہ اپنی غلطی کو مان لے۔

مگر بعض لوگ ایسے ہیں کہ بات بات پر نکتہ چینی کرتے ہیں اس پر بحث و تکرار کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔ کیونکہ آجکل کے تیز دور میں لوگوں کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ وہ اس قسم کے بحث و مباحثوں میں حصہ لیں۔ ایسے لوگ ایسے حلقہ میں سخت نامقبول ہوتے ہیں جو ہر وقت اپنی بات دوسروں پر ٹھونسیں۔

اسی طرح بعض دفعہ بحث و تکرار اس وقت جنم لیتی ہے جب دو اشخاص ایک دوسرے کی بات کو غور سے نہیں سنتے اس کا مدعا کیا ہے۔ کچھ دیر کے بعد پتہ چلتا ہے کہ دونوں کا نکتہ نظر ایک ہی ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ جب دو دوستوں کے درمیان کوئی بات چیت ہوتی ہے تو جب خیالات میں تضاد ہوتا ہے تو ایک دوسرے کو یہ کہا جاتا ہے کہ میری اور تمہاری تو سوچ ہی میں فرق ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم ایک دوسرے کے دوست کیسے بن گئے۔ بعض دفعہ تو ایک دوسرے کے خیالات اور سوچ کو گھٹیا بچگانہ قرار دیا جاتا ہے۔ نتیجتاً دونوں دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے جو کئی برائیاں پیدا کرتی ہے۔

بعض دفعہ اگر دونوں اپنی ضد پر قائم رہیں تو پھر تُو تُو مَیں مَیں ہوتی ہے۔ لڑائیاں جھگڑے جنم لیتے ہیں۔

دوران گفتگو اگر خیالات میں ہم آہنگی نہ ہو تو انسان دوسرے کی بات غور سے سنے اس پر غور کرے پھر اپنی بات سنائے اس فقرے کے ساتھ کہ "میرے خیال میں" یا "عین ممکن ہے آپ درست ہوں" یا "میری ناقص رائے میں" یہ فقرے لڑائی جھگڑے پیدا نہیں کرتے۔ آپ کے متعلق دوسرے کے دل میں نفرت نہیں پیدا کرتے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب کبھی آپ کا واسطہ اس قبیل کے لوگوں سے پڑے یا جہاں کوئی بات کج بحثی کی حدود کو کراس کر جائے تو اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کو "قالوا سلاما" کہہ کر نکل جائیں اور بحث ختم کر دیں۔ لیکن یاد رکھیں بعض لوگ اس پر بھی خاموش نہیں رہتے کیونکہ آپ کا خاموش رہنا بھی ان کی انا پر چوٹ ہے اور اس میں بھی ان کی تذلیل ہے لاور پھر وہ آپ کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور کہیں گے کہ "میں نے تمہیں اپنے عقلی دلائل سے خاموش کرا دیا۔ اب اس سے ہرگز برانگیختہ نہ ہوں کیونکہ دراصل وہ شکست کا اظہار کر رہے ہیں۔

اعلیٰ ظرفی مضبوط شخصیت و کردار کی علامت یہ ہے کہ جب کوئی بات کرے تو اس کی بات غور سے سنی جائے اگر اس کی بات میں آپ کے نزدیک وزن ہو تو اس کا اقرار کیا جائے اگر آپ کے نزدیک وہ غلط ہے تو بڑے مہذب انداز سے اپنے خیالات کو پیش کریں کبھی دوسرے کے خیال کو غلط یا گھٹیا نہ کہیں اور نہ ہی بحث و تکرار کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اعلیٰ دماغ دیا ہوا ہے ہر ایک کو سوچ اور تخیل کی قوت دی ہوئی ہے۔ پھر اس قسم کی بحثیں بہت برے نتائج پیدا کرتی ہیں۔ خدا ہم سب پر رحم کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط قمر

کھانے کا نمک SALT قدرت کا ایک حیرت انگیز عطیہ

کھانے کے نمک سے کون واقف نہ ہو گا۔ خاص طور پر ایشیا اور برصغیر میں تو اس کے بغیر کھانوں کا تصور ادھورا ادھورا سا لگتا ہے' عام طور پر دو قسم کا نمک قدرتی ذخیروں میں پایا جاتا ہے۔ ایک معدنی نمک جو کہ زمین کی تہہ میں سے ملتا ہے اور کان کنی کے ذریعے نکالا جاتا ہے یہ بڑے بڑے ڈھیلوں کی شکل میں ملتا ہے۔ یہ سفید شفاف سرخ یا سرخ اور سفید دونوں رنگوں کا حسین امتزاج بناتا ہوا ملتا ہے۔

نمک کی دوسری قسم سمندری پانی میں وافر مقدار میں پائی جاتی ہے جسے (Evaporation) تبخیر کے عمل سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ یہ نمک سفوف کی شکل یا چھوٹی ٹکڑیوں میں حاصل ہوتا ہے ویسے تو جوں جوں صنعتی ترقی کا دور بڑھ رہا ہے قدرتی نمک کے بے شمار استعمال سامنے آرہے ہیں جن میں مختلف کیمیکلز کی تیاری۔ کپڑے رنگنے کی صنعت میں اس کا استعمال وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن سردست ہم نمک کے استعمال کو کھانے کے جزو کے طور پر استعمال کرنے کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

نمک کو کھانے کے جزو کے طور پر اس قدر پذیرائی حاصل ہے کہ برصغیر کا شاید ہی کوئی چھوٹا یا بڑا ہو گا جو اس کے بغیر کھانے میں لذت محسوس کرتا ہو اس کا عام نام Common Salt یا Table Salt مشہور ہے۔ جبکہ اس کا کیمیائی نام سوڈیم کلورائڈ ہے اور اس کا کیمیائی فارمولا Nacl ہے۔

یہ ٹھنڈے پانی میں تین حصہ تک حل ہو جاتا ہے اور عام کیمیائی مرکبات کی نسبت پانی کو گرم کرنے یا ابالنے پر بھی اس کی پانی میں حل شدہ مقدار میں مشکل سے ہی کوئی اضافہ ہوتا ہے' یہ خالص الکوحل میں قطعی طور ناحل پذیر ہے۔ اس میں قدرت نے دیگر اشیاء کو گھولنے کی عجیب خصوصیت رکھی ہے۔ بہت سی اشیاء جو پانی میں حل نہ ہوں نمک کے محلول میں حل ہو جاتی ہیں۔ نماک کے ایک گرام میں چھ حصہ کلورین اور چار حصہ سوڈیم پایا جاتا ہے۔

یہ انسانی جسم کے ہر حصہ خواہ وہ مائع کی شکل میں ہو یا ٹھوس حصہ کی شکل میں ایک لازمی جزو کے طور پر پایا جاتا ہے۔ انسانی خون کے Plasma کا یہ ایک انتہائی اہم جزو ہے جو کہ اس کا 0.7 فیصد ہوتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جسمانی Cells یا خلئے باقی نمکیات مثلاً فاسفیٹس اور سلفیٹس وغیرہ کے مقابلہ میں کھانے کے نمک کا بہت جلد اثر قبول کرتے ہیں اور اس کا انجذاب دوسرے نمکیات کے مقابلہ میں جلد ہو جاتا ہے۔ اس کا ایک اہم کام Blood Serum کی Specific Gravity کی سطح کو برقرار رکھنا ہے۔ انسانی جسم میں قریباً گیارہ اونس کے قریب نمک پایا جاتا ہے۔ اگر روزانہ جسمانی افعال کے نتیجہ میں ہونے والے نمک کے ضیاع کے مقابل میں زیادہ نمک انسانی جسم میں جائے تو وہ گردوں کے ذریعے خارج ہو جاتا ہے۔

تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر انسانی جسم کے Circulating Fluid میں سوڈیم۔ پوٹاشیم اور برائن (Brine) کے نمکیات کی نسبت میں فرق آ جائے تو جسمانی خلئے (Tissue Cells) تباہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں:- یہ نسبت 100 Sodium مالیکیولز' پوٹاشیم 2.2 مالیکیولز اور 1.5 Lime مالیکیولز۔ ہے۔ اگرچہ جسمانی خلئے یعنی Cells کے اجزا میں یہ نمکیات موجود نہیں ہوتے مگر خلئے کے گرد محلول میں یہ نسبت برقرار رہنی بہت ضروری ہے کیونکہ اس کی وجہ سے خلیہ محفوظ اور صحت مند رہتا ہے۔

انسانی جسم پر نمک کے مندرجہ ذیل اثرات ہوتے ہیں۔

یہ جسمانی خلیات میں پانی یا نمی کی مقدار کو مناسب سطح پر رکھتا ہے کیونکہ اس میں قدرت نے پانی کو جذب کرنے کی صلاحیت ودیعت کی ہے۔

جسم میں خلیوں میں Soda اور Chlorine پایا جاتا ہے جو کہ Intercellular Fluid میں موجود نمک کے ذرات کی تقسیم کے نتیجہ میں عمل میں آتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں کلورائڈ آف سوڈیم خلیہ میں پہنچتا ہے اس میں پانی کو جذب کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خلیہ پھول کر تقسیم ہو جاتا ہے۔ اس طرح خلیات کی تقسیم در تقسیم جاری رہتی ہے (خلیہ کے اندر جا کر سوڈا اور کلورین دوبارہ نمک بناتے ہیں۔

اگر Cell کے اندرونی حصہ میں سوڈیم کلورائڈ دوبارہ بنانے کی صلاحیت ختم ہو جائے تو اس کے گرد محلول میں نمک کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اور پانی کی وہ مقدار جو خلیہ میں جذب ہونی تھی Intercellular Fluid میں رہ جاتی ہے جس کے نتیجہ میں خون میں Hydraemia کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو انسانی جسم کو سستی۔ اونگھ اور پانی والی سوجن سے ہمکنار کر دیتی ہے۔ انسان سردی محسوس کرتا ہے اور منہ میں Salivation کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ Intercellular Fluid میں نمک کی بہتات اکثر ذائقہ کو نمکین کر دیتی ہے۔

Epithelial خلیوں میں موجود نمک کے مالیکیولز خصوصی طور پر جن مقامات پر Serous محلول پایا جاتا ہے کے مساموں کو پانی کے انجذاب کے لئے جو کہ نسیجوں کے خون میں ہوتا ہے۔ صحت مند رکھتا ہے جس سے ان کی جلد نمدار رہتی ہے اور ان کی لچک برقرار رہتی ہے۔ اگر ان میں نمک کے مالیکیولز کی نسبت میں گڑبڑ ہو جائے تو پانی جذب کرنے کے مسام بند ہو جاتے ہیں اور نسیجوں کی سطح پھول جاتی ہے۔

اسی طرح نمک کے Molecular Motion میں گڑبڑ کے نتیجہ میں آنسوؤں اور رال پیدا کرنے والے گلینڈز کے علاوہ دانتوں کی Fifth nerve میں سوزش پیدا ہو کر ایسی دانت درد ہوتی ہے جس میں منہ میں پانی بہت پیدا ہونے لگتا ہے۔

اسی طرح آنتوں کی جلدی سطح پانی کو جذب کرکے خون میں جذب کرتی ہے اگر نمک کے مالیکیولز میں وہاں گڑبڑ ہو جائے تو پانی خون میں جذب نہیں ہوتا اور پانی کے پتلے دست شروع ہو جاتے ہیں۔

قدرت نے نمک کو انسانی جسم سے خارج کرنے کے لئے بھی نظام بنایا ہے۔ یہ نمک پیشاب۔ پسینے اور خاص طور پر آنسوؤں کے ذریعہ خارجہ ہوتا ہے لیکن بہت زیادہ نمک کھانے کے انسانی جسم پر بہت سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

Vocal Cords موٹا اور جزوی طور پر مردہ ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں مستقل گلا خراب رہتا ہے۔

پانی والا نزلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

جلد کی رنگ پیلی اور موم جیسی چمکدار ہو جاتی ہے۔ عموماً جلد خشک نظر آتی ہے لیکن تھوڑی سی محنت سے بہت پسینہ آتا ہے جس کی وجہ سے کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

قبض یا دستوں کی بیماریوں جو کہ Chronic شکل اختیار کر لیتی ہے۔

بہت زیادہ بھوک اور نہ بجھنے والی پیاس پیدا ہوتی ہے۔

Plethora اور پھولاپن

خون میں پتلاپن۔ خون کی گردش میں سستی۔ کم درجہ حرارت۔ مستقل سردی کا احساس خاص طور پر کمر کے نچلے حصہ میں۔

سر میں خشکی۔ جلدی امراض اور سوزش وغیرہ وغیرہ

خون میں حدت اور فشار

اسی طرح اگر انسانی جسم میں نمک کی مقدار کم ہو جائے تو مندرجہ ذیل اثرات ظاہر ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

چونکہ نمک کا ایٹم خون کے (Globule) کی نشوونما کی بنیادی اکائی ہے۔ لہٰذا اس کی کمی سے انسانی نشوونما میں فرق آجاتا ہے اور سوکھاپن پیدا ہوتا ہے۔ اس کے باوجود بھوک بہت لگتی ہے۔ اس کی کمی ایسی درد پیدا کرتی ہے جس کے ساتھ Watery Fluid نکلتا ہے۔ آبدار چھالے۔ پانی کی الٹیاں وغیرہ وغیرہ۔

اگر اس کی نسبت انسانی جسم میں گڑبڑ ہو جائے پھر آپ خواہ کتنا بھی نمک کھائیں وہ کمی پوری نہیں ہوتی جب تک نمک کو اس قدر لطافت حاصل نہ ہو جائے کہ Intercellular Fluids میں مالیکیولز کے طور پر شامل نہ ہو سکے۔ اسی خصوصیت کے نتیجہ میں ہومیوپیتھی میں نمک ایک بہترین اور مفید دوا کے طور پر کامیابی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ آج کل حضرت صاحب کی ہومیوپیتھی میں دلچسپی کی وجہ سے خاص طور پر جماعت احمدیہ میں اس کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کا بطور ہومیوپیتھک دوا کے استعمال کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ اسے مندرجہ ذیل بیماریوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔

سر درد جو ماتھے اور کنپٹیوں میں ہو جو صبح بڑھے۔ سونے سے آرام آئے خصوصاً عورتوں کے خاص ایام میں۔

قبض کی وجہ سے سردرد جبکہ زبان صاف ہو۔

Sunstroke

طالبات کی سردرد

بالوں کا گرنا جبکہ عمومی صحت کمزور۔ جلد پیلی اور موم جیسی ہو۔

چباتے وقت کانوں میں میں کڑکڑ کی آواز

سونگھنے اور چکھنے کی حس کا ختم ہونا

ایسا نزلہ جو چھینکوں سے شروع ہو۔

کھاتے وقت پسینہ آنا۔

بچوں کے بات کرنے میں یعنی بولنا سیکھنے میں دشواری۔

گلے کی Chronic دکھن جبکہ گلا سخت خشک محسوس ہو۔

شدید پیاس اور بھوک لیکن روٹی یا ڈبل روٹی سے نفرت (ایسے لوگ جن کو Wheat Alergy ہو وہ یہ دوا استعمال کریں)

ایسے بچے جن کی گردن پتلی اور کمزور ہو۔ اس دوائی کے استعمال سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

سخت پاخانے کے بعد ہونے والی (مقعد میں) دردوں اور جلن کے لئے نہایت کارگر ہے۔

جو عورتیں Transparent اور سفید لیکوریا کی مرض میں مبتلا ہوں ان کے لئے یہ دوائی نہایت کارگر ہے۔ اس کے علاوہ رحم کی ایسی تکالیف جن میں کمر کے بل تکیہ پر لیٹنے سے (یعنی تکیہ کمر کے نیچے رکھنے سے) آرام آئے میں بھی کارگر ہے۔ اسی طرح دودھ پلانے یا حمل کے زمانہ میں بالوں کے گرنے میں بھی مفید ہے۔

ایسی کھانسی جو خشک ہو اور دن رات جاری رہے اور معدے کی (Pit) میں سوزش محسوس ہو۔

ایسی کمر درد جو کسی سخت چیز پر لیٹنے سے کم ہو۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کشمیری لیڈروں پر الزامات

مقبوضہ کشمیر کے دو اہم لیڈروں سید شبیر شاہ اور علی گیلانی پر بھارتی حکومت نے یہ الزام لگایا کہ وہ اپنے بیرونی ممالک کے دوروں کے لئے بیرونی امداد قبول کرتے ہیں۔ حریت کانفرنس کے لیڈر شبیر شاہ کو بھارتی حکومت کی طرف سے ایک شو کاز نوٹس جاری کیا گیا ہے جس میں ان سے سوال کیا گیا کہ وہ یہ بتائیں کہ ان کے بیرونی ممالک کے دوروں کا خرچ کون برداشت کرتا ہے۔ مسٹر شبیر شاہ نے بتایا کہ وہ کبھی ملک سے باہر گئے ہی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس پاسپورٹ ہی نہیں ہے۔ انہوں نے بھارتی حکومت کو اس خط کا جواب دینے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پر یہ الزامات وہ لوگ لگا رہے ہیں کہ جو خود حوالہ سیکنڈل میں ملوث ہیں۔ جو ایسے الزامات میں ملوث ہیں اب وہ ہمیں بھی ایسے ہی الزامات میں ملوث کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے قطعی طور پر کہا کہ ہم نے کبھی کسی سے پیسہ نہیں لیا۔

حریت کانفرنس کے دوسرے لیڈر مسٹر علی گیلانی نے کہا کہ مجھے کبھی بیرونی امداد کی یا بیرونی رقم کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ ان سے بھی دریافت کیا گیا تھا کہ وہ اپنے بیرون ملک دوروں کے بارے میں بتائیں کہ ان کے اخراجات کون برداشت کرتا ہے اور یہ کہ ان کی آمدنی کے ذرائع کیا ہے۔ مسٹر علی گیلانی نے بتایا کہ ہمارے کارکن صدقات، عشر، اور صدقۃ الفطر دیتے ہیں۔ اور اپنا پیٹ کاٹ کر اپنی پارٹی کو چلا رہے ہیں۔ یہی ہمارے آمدنی کے ذرائع ہیں۔ انہوں نے بھی کہا کہ میں کبھی بیرونی ملک نہیں گیا۔ انہوں نے جواب بھارتی ہوم منسٹری کو بھجوا دیا ہے۔

OOO

امریکی ٹی وی سے بچوں کو بچانے کی کوشش

امریکہ میں یہ سال الیکشن کا سال ہے۔ اس سال کے آخر میں ملک میں آئندہ چار سال کی مدت کے لئے صدارتی انتخابات ہوں گے۔ امریکی صدارتی امیدواروں نے ووٹروں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے نئے نئے نعرے اور پروگرام پیش کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

آئندہ صدارتی امیدوار موجود صدر مسٹر بل کلنٹن نے اس سلسلے میں ایک اہم مہم چلائی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ امریکی ٹی وی کے پروگراموں سے تشدد اور سیکس کے مناظر سے بچوں کو بچانے کے لئے ایک نیا طریق کار وضع کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے آئندہ بننے والے ہر ٹی وی سیٹ میں ایک کمپیوٹر چپ لگائی جائے گی جس سے والدین اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ جس پروگرام کے بارے میں چاہیں کہ ان کے بچے اسے نہ دیکھیں تو وہ ٹی وی سکرین سے وہ پروگرام غائب کر سکیں گے۔

امریکہ میں ٹی وی کے مشہور ترین ادارے اس تجویز کی مخالفت کر رہے ہیں اور اسے ٹی وی پر سنسر لگانے کے مترادف قرار دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ایک مشکل طریق کار ہے جس سے ضروری نہیں کہ ایسے پروگرام بچوں کو دیکھنے سے کامیابی سے روکا بھی جا سکے۔ ایک ٹی وی کمپنی کے اہم عہدیدار نے اصل بات کھل کر بیان کر دی ہے اور وہ یہ کہ ایسے پروگراموں پر پابندی لگانے کے ساتھ ساتھ اشتہارات پر بھی پابندی لگ جائے گی اور امریکی ایڈورٹائنزر ایسے پروگرام کے لئے اشتہار یا سپانسر نہیں دیں گے جس سے اشتہارات سے حاصل ہونے والی آمدنی میں بھاری کمی کا خطرہ ہے۔ امریکی ٹی وی کے اداروں نے امریکی حکومت سے کہا ہے کہ وہ اس معاملے سے دور ہی رہیں تو بہتر ہو گا۔

تاہم مسٹر کلنٹن اس تجویز کی بھرپور تائید کر رہے ہیں کہ جنوری 97ء سے اس تجویز پر عمل در آمد شروع کر دیا جائے۔

امریکی ٹی وی کے اداروں کا خیال ہے کہ یہ کردار بچوں کے والدین کو خود ادا کرنا چاہئے۔ وہ خود فیصلہ کریں کہ کون سا پروگرام اچھا ہے یا نہیں۔

تاہم اس نئی تجویز میں خبریں اور کھیلوں کے نظارے شامل نہیں ہوں گے۔

امریکہ میں ٹی وی کے ذریعے جس بری طرح سے تشدد اور سیکس کا پرچار کیا جاتا ہے اس سے امریکی معاشرے پر ہولناک اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ خصوصاً بچوں میں جرائم اور سیکس کے رجحان بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے اب امریکہ کے بڑے اپنی ہی آزادی کے ہاتھوں تنگ آ چکے ہیں۔

OOO

کابل پر حملے اور حکمت یار

افغانستان کے دارالحکومت کابل پر گزشتہ روز اسلامی عسکریت پسند تنظیم طالبان نے راکٹوں کے 28 فائر کئے۔ ان حملوں سے 4۔ افراد مارے گئے اور 11۔ زخمی ہوئے۔ طالبان کابل پر قبضہ کرنے میں تو کامیاب نہیں ہو سکے اور انہیں سرکاری فوجوں کے ہاتھوں کئی بار ہزیمت اختیار کرنا پڑی ہے۔

ایک افغان لیڈر گلبدین حکمت یار نے بتایا کہ ان کے وفود افغان صدر ربانی سے دو بار مل چکے ہیں تاکہ امن کے قیام کے لئے کوئی راستہ نکالا جائے۔

مسٹر حکمت یار نے بتایا ہے کہ صدر ربانی نے انہیں اقتدار میں شرکت کی پیشکش کی ہے مگر انہوں نے کہا کہ وہ دوسری اپوزیشن پارٹیوں کے مشورے کے بغیر کوئی جواب نہیں دیں گے۔

افغانستان کا موجودہ بحران اس وقت شروع ہوا تھا جب افغانستان تنظیموں کے متحدہ فیصلے کے تحت صدر ربانی کو افغانستان کا صدر منتخب کیا گیا اور مسٹر حکمت یار کو وزیراعظم نامزد کیا گیا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد ہی صدر اور وزیراعظم کے درمیان مسلح جھڑپیں شروع ہو گئیں تھیں آج جبکہ طالبان کے نام سے ایک اور اہم تنظیم سامنے آگئی ہے تو صدر ربانی اور حکمت یار اکٹھے بیٹھنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ابھی چند دن قبل مسٹر حکمت یار نے پاکستان کا دورہ کیا تھا اور صدر مملکت سے ملاقاتیں کر کے اپنا صدر ربانی کا مخالف ہونے کا تاثر دیا تھا۔ مگر اسلام آباد کی ملاقاتوں میں صدر ربانی کی مخالفت میں متحدہ اپوزیشن کے قیام کی کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں اور طالبان نے بھی متحدہ اپوزیشن میں شرکت نہ کی۔ جس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر حکمت یار اپنا ذہن تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

تھی۔ خان لیاقت علی خان نے اعلان کیا کہ جب تک مسئلہ کشمیر اس کانفرنس کے ایجنڈا میں شامل نہ کیا جائے گا۔ وہ اس میں شامل نہیں ہوں گے۔ اس وقت اس بروقت اور دلیرانہ اقدام پر حضرت امام جماعت الثانی نے انہیں مندرجہ ذیل پیغام دیا۔

"آپ نے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے ایجنڈے میں مسئلہ کشمیر کی شمولیت پر زور دیتے ہوئے جس عزم و ثبات کا اظہار کیا ہے۔ میں اس پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اگرچہ ہماری جماعت کے نزدیک دولت مشترکہ کی اہمیت بھی اہم ہے لیکن اس کے نزدیک پاکستان کی سلامتی اور حفاظت کا سوال اس سے کہیں اہم اور ضروری ہے۔ خیر سگالی کا یہ جذبہ بے شک ایک قابل قدر اور بیش قیمت چیز ہے لیکن اپنے ملک کے مفاد کے لئے ثابت قدمی دکھانا بعض حالات میں اس سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔"

(الفضل 6۔ جنوری 1951ء)

بقیہ صفحہ 4

متعلق کچھ پوچھنا ہے تو ایسے شخص سے نہ پوچھو جو خدا کے وجود کا قائل ہی نہیں ہے۔ جسے پتہ ہی نہیں کہ خدا کیا ہے۔ اور خدا ہے کہ نہیں۔ اس سے پوچھو جو خدا کے وجود کا قائل ہے اور جو خدا شناس ہے پھر آپ کو صحیح جواب ملے گا۔

بقیہ صفحہ 5

ہتھیلیوں کے موھکے

ایسا بخار جس میں سردی اور پیاس بہت لگے ایسا ملیریا جو کونین کے زیادہ استعمال سے بگڑ چکا ہو اور نمدار علاقوں میں رہنے کی وجہ سے ہو۔ (اس میں سردی صبح سے لے 10 بجے صبح تک رہتی ہے)

کیڑے مکوڑے۔ بچھو وغیرہ کے کاٹے کی جگہ پر لگانے سے درد میں بہت جلد آفاقہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کھانے کے لئے بھی دیں۔ (کاٹے کی جگہ پر ۱ قطرہ ڈال کر ھلکا ھلکا ملیں)

کوئی بھی جسمانی مشقت کرنے کے نتیجہ میں جسم پر Nettle Rash جن میں سخت خارش ہو۔

ایسی لڑکیاں اور بچے یا نوجوان جن میں خون کی سخت کمی ہو۔ اور پیلاہٹ چھائی ہوئی ہو۔ خون کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نہایت کارگر ہے (ہفتہ میں 200 کی خوراک صرف ۱ دفعہ استعمال کریں)

اس دوائی کی تکالیف عموماً صبح سویرے۔ سردی میں۔ سمندر کے کنارے 10 بجے (یا وقفہ سے آنے والی تکالیف) بڑھتی ہیں۔

اب آخر میں قارئین کو تو فائدہ جب ہے اگر وہ یہ دوائی گھر میں تیار کر سکیں تو اس کے لئے عام استعمال یعنی 6X کی طاقت کی دوائی گھر پر مندرجہ ذیل طریق پر تیار کی جا سکتی ہے۔

1 گرین نمک + 99 قطرے ڈسٹلڈ واٹر لیں اس کو اچھی طرح حل کر لیں پھر ایسی شیشی میں ڈالیں جو یہ محلول ڈالنے کے بعد 1/3 خالی رہے۔ اس کے اوپر ڈھکنا دے دیں۔ دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے شیشی کو ایسے پکڑیں کہ شہادت کی انگلی ڈھکنا پر آئے۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر قریباً 6 انچ کی بلندی سے اسے داھنے ہاتھ کی مدد سے پٹخیں یہ دس مرتبہ دھرائیں 2X دوائی تیار ہے۔ اب اس میں سے ایک حصہ دوائی اور 99 حصہ ڈسٹلڈ واٹر لے کر یہی عمل دھرائیں 4X دوائی تیار ہے۔ اب اس میں سے ایک حصہ لے کر 99 حصہ ڈسٹلڈ واٹر ملا لیں اور وہی عمل دھرائیں آپ کے استعمال کے لئے 6X دوائی کا محلول تیار ہے۔

اسے آپ دو قطرے فی خوراک اپنی زبان پر یا تھوڑی چینی میں ملا کر استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کا استعمال زیادہ دیر نہیں کرنا چاہئے۔

قارئین یہ تو آپ کو بتایا ہی نہیں کہ اس دوائی کا نام کیا ہے ہومیوپیتھی میں اسے نیٹرم میور (Natrum Mur) کہتے ہیں۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

اگرچہ درج ذیل اشتہار تو لاہور کے لئے ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ کئی دوسرے شہروں میں بھی اس بات کو مشتہر کرنے کی ضرورت ہے۔ افادۂ عام کے لئے ہم اس اشتہار کو الفضل میں بلامعاوضہ شائع کر رہے۔ (ادارہ)

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان کے اعتماد کی بحالی

انگلینڈ کے خلاف پاکستان نے اپنا لیگ میچ آسانی سے جیت کر اپنا اعتماد بحال کر لیا ہے۔ جنوبی افریقہ کے خلاف میچ میں پاکستان کی شکست سے مایوسی کی سی ایک کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ انگلینڈ کے خلاف کامیابی کوئی غیر متوقع بھی نہیں تھی کیونکہ انگلینڈ اس سے قبل جنوبی افریقہ کی مضبوط ٹیم کے علاوہ نیوزی لینڈ کی کمزور ٹیم سے بھی ہار چکا تھا۔ اب جو صورت حال بن رہی ہے اس میں کوارٹر فائنل میں پاکستان کا مقابلہ بھارت سے متوقع ہے کیونکہ بھارت سری لنکا سے شکست کھانے کے بعد اب دوسری کی بجائے تیسری پوزیشن پر جاتا دکھائی دے رہا ہے۔ اس سلسلے میں صورت حال خاصی واضح ہوتی نظر آ رہی ہے۔

ویسٹ انڈیز کی کینیا جیسی کمزور ٹیم کے ہاتھوں شکست سے ویسٹ انڈیز ممالک کے وزرائے اعظم سر جوڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔ تمام حکومتوں کے سربراہوں اور ان کے کرکٹ بورڈوں کا مشترکہ اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ ان ممالک کی زندگی میں کرکٹ کس قدر اہم ہو چکا ہے۔

سری لنکا کے کپتان رانا ٹنگا بہت غصے میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم آسٹریلیا سے مقابلے کے منتظر ہیں۔ بھارت کو آسانی سے ہرانے کے بعد سری لنکا کے حوصلے بہت بلند ہو چکے ہیں۔

لیگ میچوں میں اب مقابلتہ" دلچسپ میچ سری لنکا کا کینیا سے مقابلہ ہے۔ کینیا نے ویسٹ انڈیز کو ہرا کر جو حوصلہ پایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اب سب کچھ ممکن ہے۔ سری لنکا کو بھی ہرایا جاسکتا ہے۔ اگر کینیا سری لنکا کو ہرا دے تو ویسٹ انڈیز کوارٹر فائنل سے آوٹ ہو جائے گا۔

پاکستان کے تاریخ ساز بیٹسمین جاوید میاں داد نے چھ ورلڈ کپوں میں شرکت کر کے ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ کراچی کے میچ کے بعد جاوید میاں داد کو چھ ورلڈ کپ مقابلوں میں شرکت کے انعام کے طور پر چھ لاکھ روپے دیئے گئے۔

انگلینڈ کے خلاف میچ میں عامر سہیل نے سب سے اچھی کارکردگی دکھائی انہوں نے تیز رفتار سکور کر کے 42 رنز بنائے اور دو وکٹیں بھی حاصل کیں اس طرح سے وہ مین آف دی میچ کے اعزاز کے حقدار ہوئے۔ اب تک کے میچوں میں مین آف دی میچ کا اعزاز حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں مشتاق اور وقار یونس بھی شامل ہیں۔ جبکہ اعجاز کی کارکردگی ہر میچ میں بہتر رہی ہے۔ انضمام کی کارکردگی بھی قابل تعریف ہے اب اصل معرکہ تو کوارٹر فائنل میں برپا ہو گا۔ کوارٹر فائنل 9 سے 11 مارچ تک ہوں گے۔

گمشدہ سونے کا لاکٹ

○ مورخہ 22-2-96 شام 4 بجے محلہ دارالعلوم غربی ربوہ سے بہشتی مقبرہ جاتے ہوئے راستہ میں ایک سونے کا لاکٹ معہ زنجیر جس پر "B" لکھا ہے کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے مسرور احمد نعیم مکان نمبر 13/8 دارالعلوم غربی ربوہ یا صدر صاحب عمومی کے دفتر پہنچا دیں۔

گمشدہ بٹوا

○ اقصیٰ چوک ربوہ سے راجیکی روڈ کی طرف جاتے ہوئے ایک عدد بٹوا جس میں معقول رقم تھی نیز اس میں ایک عدد شناختی کارڈ بھی ہے جو مکرم نذیر احمد مکان نمبر 62 محلہ دارالفتوح کا ہے۔ جس دوست کو ملے براہ کرم دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

نہیں اور دن رات دفتر میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتا بلکہ خدا اس سے پوچھے گا کہ تم نے کیا کام کیا۔ جس طرح ایک الٹا لٹکنے والا۔ سورج کے سامنے منہ کر کے کھڑا رہنے والا۔ سردی کے موسم میں پانی میں کھڑا رہنے والا اس وجہ سے قطعاً نہیں بخشا جائے گا کہ اس نے زیادہ مشقت اٹھائی ہے اسی طرح وہ شخص جو مشقت تو زیادہ اٹھاتا ہے مگر کام کچھ نہیں کرتا وہ بھی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ پس اگر کوئی بزعم خود اخلاص اور دیانت داری سے کام کرتا ہے مگر اخلاص اور دیانت داری کے معنے اس کے نزدیک زیادہ وقت خرچ کرنے کے ہیں تو وہ خدا کے حضور سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ سبکدوش تبھی ہو گا کہ جو ذرائع اور طریق خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے رکھے ہیں۔ ان سب کو استعمال میں لانے کی کوشش کرے۔ اگر ایک انگریز ملازم یا اگر ایک ہندو ملازم اس کام کو زیادہ عمدگی کے ساتھ کرتا ہے۔ تو اس کے یہی معنے ہیں کہ جو بات عقل سے حاصل ہو سکتی تھی وہ (دین حق) کے لئے حاصل نہ کی گئی اور اس وجہ سے (دین حق) کو نہ صرف کوئی فائدہ نہ پہنچایا بلکہ الٹا نقصان کا موجب بنا۔ دیانت داری یہی نہیں کہ روپے میں خورد برد نہ کی جائے۔ بہت لوگ اسی کو دیانت داری سمجھتے ہیں اور کسی سے سات آٹھ گھنٹے کام کرنے کی امید کی جاتی ہے۔ مگر وہ تین چار گھنٹے کام کرتا ہے تو اس کو بددیانتی نہیں کہیں گے بلکہ اس کو غفلت سمجھ لیں گے۔ حالانکہ وہ ایسا ہی خائن ہے جیسا کہ سو میں سے دس روپے چرانے والا۔ لیکن اگر کسی کے پاس سو روپیہ رکھا جائے اور وہ اس میں سے دس کھا جائے تو اسے خائن کہیں گے۔ لیکن اگر سات گھنٹے کام کرنا ہے اور چھ گھنٹے کرتا ہے تو اسے خائن نہیں قرار دیا جائے گا اور اگر دوسری باتوں میں اچھا ہے تو اسے ولی اللہ سمجھا جائے گا حالانکہ دونوں ایک ہی جیسے مجرم ہیں بلکہ وقت میں خیانت کرنے والا زیادہ کیونکہ روپیہ کا نقصان تو اتنا ہی ہوتا ہے جتنا روپیہ ہوتا ہے۔ لیکن وقت کے نقصان کا اثر آئندہ پر پڑتا ہے۔

پھر اگر کہا جائے کہ فلاں وقت پر حاضر نہیں ہوتا یا وقت سے قبل چلا جاتا ہے تو اس کو برا کہیں گے لیکن جن سے امید کی جاتی ہے کہ کام سیکھ کر کام کریں گے وہ اگر ایسا نہ کریں تو اپنے آپ کو دیانت دار سمجھیں گے۔ سات کی بجائے ساڑھے چھ گھنٹے کام کرنے والے کو تو خائن کہیں گے۔ حالانکہ اگر وہ اپنے کام کو سمجھ کر کرتا ہے تو وہ بھی خائن ہے مگر وہ جو کام تو سات گھنٹے کرتا ہے۔ مگر سمجھ کر نہیں کرتا۔ اس سے زیادہ خائن ہے کہ پہلے نے تو آدھ گھنٹہ کھایا۔ مگر اس نے سات کے سات گھنٹے ہی کھا لئے۔ بات یہ ہے کہ جب تک امانت کا صحیح مفہوم نہ سمجھا جائے یہ نقص دور نہیں ہو سکتا اور افسوس ہے کہ یہاں کئی ایک لوگ نہیں سمجھتے۔

(از خطبہ 6۔ جولائی 1933ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عورتوں کو بھی دوہرے ووٹ کا حق دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ معیشت کی بہتری کے لئے 30۔ارب روپے کے نئے ٹیکس لگانا پڑیں گے۔ سڑکوں پلوں اور بجلی اور ٹرانزٹ ریل کے منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی سرمایہ کاری ہوگی تو لوگوں کو ملازمتیں ملیں گی۔ معیشت مضبوط ہوگی۔ انہوں نے سپریم کوٹ کے چیف جسٹس کی صاحبزادی کے گھر پر چھاپے کی خبر کو غلط بتایا اور کہا کہ اخبارات جھوٹ لکھتے ہیں۔ صحافی عادتاً حکومت کے مخالف ہوتے ہیں۔ اور اپوزیشن کو نمایاں کرتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ انتخابی اصلاحات کو سیاسی جماعتوں کے اتفاق رائے سے لاگو کیا جائے۔ ان تبدیلیوں کو انتخابی اصلاحات کہنا غلط ہے۔ شناختی کارڈ پر سے پابندی اٹھانا دھاندلی کا منصوبہ ہے ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں پاکستانی قوم کا قتل عام ہو رہا ہے۔ بے نظیر بھٹو کو خود پتہ نہیں کہ ان کا انجام کیا ہونے والا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اندھیرے میں بینکوں کے سودے ہو رہے ہیں۔ سرحدوں کی حالت انتہائی خراب ہے۔ خارجہ پالیسی کی حالت یہ ہے کہ بھارت ایران اور چین اکٹھے ہو رہے ہیں۔ پاکستان کا کہیں نام ونشان نہیں انہوں نے کہا کہ بے نظیر امریکہ جاکر ہمیں ٹارگٹ بناتی ہیں۔ لیکن ہم نے پاکستان کے مفادات کی بات کی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے نابالغوں کو بالغ اور مسلم لیگ کے بالغوں کو نابالغ قرار دے کر انتخابی فہرستیں بنائی جارہی ہیں۔ ہم ان بوگس لسٹوں پر انتخابات نہیں ہونے دیں گے۔ پیپلز پارٹی والوں نے مقامی الیکشن عملے کو یرغمال بنالیا ہے۔ بے شمار ووٹروں کے نام تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ ہر حلقے میں پیپلز پارٹی نے اپنے پندرہ بیس ہزار ووٹ زائد درج کرائے ہیں۔ جبکہ مخالف جماعتوں کے پندرہ بیس ہزار ووٹ کم کئے جارہے ہیں۔ مسلم لیگ اس دھاندلی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر رہی ہے۔

○ پاکستان آرمی کے سابق چیف آف سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ 1987ء میں پاکستان نے ایمی ہتھیار بنالیا تھا۔ جب مزید یورینیم کی ضرورت نہیں رہی تو اس کی افزودگی کم کردی گئی۔ ہمارے پاس کئی سال کی ضرورت کے لئے افزودہ یورینیم موجود تھا۔ امریکہ کو اپنے اس فیصلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ افزودگی اب 95% سے کم کر کے 5 فیصد کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارت ایٹمی دھماکہ کرے تو پاکستان کو بھی 24 گھنٹوں میں دھماکہ کر کے ایٹمی کلب کا رکن بن جانا چاہئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہم نے اپنے وقت میں امریکہ کا دعویٰ قبول نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو رنگ میگنٹ درآمد کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ صدر کلنٹن بتائیں انہیں کتنے رنگ درکار ہیں ہم انہیں یہاں سے بھجوادیں گے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ترقی کے لئے پیٹ پر پتھر باندھ کر پیداوار بڑھانا ہوگی۔ مہنگائی نے عوام کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ حکومت اس کے خاتمے کے لئے ٹھوس اور موثر لائحہ عمل اختیار کرے۔ ملکی پیداوار بڑھانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں گیس کی فراہمی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندے ہوں یا عوام' مفت خوری ختم کریں۔ حکومت صنعتیں لگانے والے سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کرے۔

○ مسٹر حامد ناصر چٹھہ کے بیٹے کی دعوت دلیمہ میں صدر اور وزیر اعظم کے علاوہ اپوزیشن کے اہم لیڈر چوہدری شجاعت حسین چوہدری پرویز الٰہی اور اعجاز الحق بھی شامل ہوئے۔ صدر اور وزیر اعظم تقریب میں پہنچے تو لیگی رہنما کھانے کی میز سے اٹھ کر عام لوگوں کی کرسیوں کی طرف جا کر بیٹھ گئے۔

○ وزیر اطلاعات خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ اقلیتوں کے دوہرے ووٹ کے لئے آرڈی ننس جاری نہیں ہوگا۔ اس کے لئے بل پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دوہرے ووٹ کا فیصلہ اچانک نہیں کیا گیا اس کے لئے کابینہ کی خصوصی کمیٹی نے پورا سال کام کر کے اس کے ہر پہلو پر غور کیا۔

○ ورلڈ کپ نے کراچی کو نئی زندگی دے دی ہے۔ سٹیڈیم میں دو اہم میچوں میں شرکاء نے جوش و خروش سے شرکت کی۔ شہر میں ورلڈ کپ کے حوالے سے کلچرل پروگرام بھی جاری ہیں جن میں صوبے بھر سے آئے ہوئے لوگ جوش و خروش سے شامل ہو رہے ہیں۔ سڑکوں پر واک بھی کئے گئے۔ ورلڈ کپ کے دوران کسی بھی جگہ سے بدامنی کی کوئی خبر نہیں ملی۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ کراچی کی رونقیں لوٹ آئی ہیں سٹیڈیم میں ہزاروں شائقین کی موجودگی یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ مہاجر کوئی ایسا عمل نہیں کرسکتے جس سے پاکستان کو شرمندگی ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کراچی کے عوام پر ہمیشہ اعتماد کیا ہے اور وہ اس اعتماد پر پورے اترے ہیں۔

○ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان وسیم اکرم نے کہا ہے کہ بھارت میں بھارت کے خلاف کوارٹر فائنل کھیلنے سے ہمیں کوئی پریشانی نہیں۔ ہم ٹنڈولکر کے خلاف حکمت عملی وضع کرنا جانتے ہیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ میں حلفاً کہتا ہوں کہ کشمیر پر تھرڈ آپشن کی بات نہیں کی۔ اس سلسلے میں اخبارات میں غلط خبر شائع ہوئی ہے۔ اگر کسی کے پاس کیسٹ ہے تو پیش کر کے دکھائے۔

○ بیت المقدس میں انتہا پسند فلسطینی تنظیم حماس نے ایک اور بم دھماکہ کیا جس سے 20۔ اسرائیلی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ یہ بم دھماکہ بھی ایک بس میں ہوا۔ اس سے قبل چند ہفتوں کے اندر اندر حماس والے دو بم دھماکوں میں درجنوں اسرائیلیوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ ان واقعات سے اسرائیل اور فلسطینیوں میں سخت کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ اسرائیلیوں نے کہا ہے کہ اب ہم فلسطینیوں کے خلاف حالت جنگ میں ہیں۔ اسرائیل نے فلسطینیوں کو اسرائیلیوں سے علیحدہ کرنے کا ارادہ ظاہر کردیا ہے۔ فلسطینی صدر یاسر عرفات نے اس بم دھماکے کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔

○ ریلوے نے لاہور سے کراچی کے درمیان چلنے والی سپر پارسل ایکسپریس کو نجی شعبے کے حوالے کردیا ہے۔ لاہور خانیوال پسنجر ٹرین کو ختم کر کے کوٹری ایکسپریس بنا دیا گیا ہے اس کا افتتاح 4 مارچ سے ہوگا۔ یہ لاہور سے کوٹری تک چلے گی۔

○ امریکی عہدیدار پاکستانی ایٹمی صلاحیت جانچنے کے لئے 6 مارچ کو پاکستان پہنچیں گے۔ کہا جا رہا ہے کہ کلنٹن حکومت کی طرف سے تحقیقات مکمل ہونے تک براؤن ترمیم پر عمل درآمد معطل رہے گا۔ امریکی عہدیدار مسٹر گراہم پاکستان کے بعد نئی دہلی بھی جائیں گے۔

○ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے مسٹر شہباز شریف کی ضمانت کی درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے جرم کی نوعیت ان کی بیماری سے زیادہ سنگین ہے۔ انہوں نے قومی بینکوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ اخبار میں شائع شدہ تصاویر کے مطابق ان کی صحت بالکل اچھی نظر آرہی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی پنجاب کونسل کے اجلاس میں کڑوی کسیلی باتیں کی جارہی تھیں۔ بے نظیر بھٹو آئیں تو سب کو چپ لگ گئی اور ان کی پالیسیوں کی تعریفیں شروع کر دی گئیں۔ پیپلز پارٹی والوں نے شکوے کئے تھے کہ ان کے کام نہیں ہو رہے۔

○ سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے کہا ہے کہ ریاستی مشینری ناکام ہو گئی ہے تحریک عوام پارٹی اسی ماہ تحریک چلانے کا اعلان کرے گی۔ اچھے لوگ گھروں میں بیٹھ جائیں تو نااہل اور نالائق لوگ ہی سیاست پر چھائیں گے۔ ہماری پارٹی زیادہ تر اختیارات مرکز کی بجائے صوبوں کو دے گی۔ نئی پارٹی میں کسی بدکردار کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ابھی عمران خان سے کوئی رابطہ نہیں ہوا۔

○ حبیب بینک سرگودھا میں ڈاکہ ڈال کر 10 لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ ڈیرہ غازی خان کے قریب پانی کے تنازعہ پر دو بھائی قتل اور 4 زخمی ہو گئے۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • ماہواری • ورم • لیکوریا • ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون 254634

اسلام آباد - لاہور - کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ اینڈ پلازا - ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578 051-291579

اعلان
اکاؤنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔
چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن
نیشنل ہائی وے - مین کورنگی روڈ - کراچی

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ - کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534